Regd S. No 1411

بسم اللہ الرحمن الرحیم

پوسٹ بکس نمبر ۷۲۹۴ کراچی ۳

رجسٹرڈ ایل نمبر ۱۴۱۱

مجلس خدام الاحمدیہ کراچی کا روزنامہ

فی پرچہ ۲

الصلح

ہفتہ ۲۰ ذوالقعدہ سنہ ۱۳۷۱ھ

ایڈیٹر۔ عبد القادر بی۔ اے

جلد ۶ | یکم ظہور ۱۳۳۱ ہش یکم اگست سنہ ۱۹۵۲ء | نمبر ۱۰۵

مشرقی جرمنی کے عوام پر سوشلسٹ نظام ٹھونسنے کی کوشش نہیں کی جائیگی

نائب وزیر اعظم مشرقی جرمنی کا اعلان

برلن ۳۱ جولائی۔ مشرقی جرمنی کے نائب وزیر اعظم نے کہا ہے کہ مشرقی جرمنی کے عوام سوشلسٹ نظام پر چلنے کے لئے تیار نہیں ہیں۔ اس لئے ان پر یہ نظام زبردستی ٹھونسنے کی کوشش نہیں کی جائیگی۔ انہوں نے کہا کہ یہ کمیونسٹ پارٹی کی غلطی تھی کہ سویٹ نظام حکومت کو مشرقی جرمنی پر ٹھونسنے کی کوشش کی گئی۔ حالانکہ روس کے حالات اور مشرقی جرمنی کے حالات میں بہت فرق ہے۔ نائب وزیر اعظم نے کہا کہ اس غلط اقدام کی وجہ سے اب نیا طریقہ اختیار کرنے کی ضرورت ہوئی ہے۔

عالمی بنک کا وفد آج ڈھاکہ روانہ ہو رہا ہے

کراچی ۳۱ جولائی۔ عالمی بنک کا وفد مسٹر ایم ایوب مشیر مالیات (ترقیات) حکومت پاکستان کے ہمراہ آج کراچی سے ڈھاکہ روانہ ہو رہا ہے۔ ارکان وفد مشرقی پاکستان میں چار روز قیام کریں گے اس دوران میں وہ ڈھاکہ نرائن گنج اور چٹاگانگ جائیں گے۔ اور کرنافلی پراجکٹ کی جگہ چٹاگانگ کے قریب چندر گونا میں کاغذ سازی کے کارخانہ اور نرائن گنج میں پٹ سن کے کارخانوں کا معائنہ کریں گے۔ عالمی بنک کا وفد ۵ اگست کو ڈھاکہ سے لاہور روانہ ہوگا۔ جہاں وہ دو روز قیام کرے گا۔ اور نہری تعمیرات کا معائنہ کریگا۔ ۹ اگست کو وفد تھل پراجکٹ کا معائنہ کرنے جائیگا۔ ارکان وفد صوبہ سرحد کا تین روز تک دورہ کرنے کے بعد ۱۴ اگست کو کراچی واپس آئیں گے۔

کینیا میں افریقی لوگوں کو سیاسی جماعت بنانے کی اجازت دینے کا مطالبہ

نیروبی ۳۱ جولائی۔ کینیا کی مجلس قانون ساز میں افریقی ممبروں نے کہا ہے کہ افریقی لوگوں کو کینیا میں اپنی ایک سیاسی جماعت بنانے کی اجازت دی جائے حکومت کے چیف سکرٹری نے اس کے جواب میں کہا۔ کہ حکومت کو اصولاً تو اس پر کوئی اعتراض نہیں لیکن موجودہ حالات میں وہ اسکی اجازت نہیں دے سکتی

کوریا میں جنگی قیدیوں کی منتقلی کا پہلا مرحلہ ختم ہوگیا

پن من جوم ۳۱ جولائی۔ کوریا میں جنگی قیدیوں کی منتقلی کا پہلا مرحلہ بخیر وخوبی ختم ہوگیا۔ کمیونسٹوں نے اقوام متحدہ کے قیدیوں کا پہلا دستہ ۳۸ عرض البلد کے قریب پہونچا دیا۔ آٹھویں فوج کے ایک اعلان میں بتایا گیا ہے کہ غیر جانبدار علاقہ سے اقوام متحدہ کی فوجوں کا انخلا بغیر کسی حادثہ کے مکمل ہوگیا ہے۔ پیکنگ ریڈیو نے بھی یہی خبر دیتے ہوئے بتایا ہے کہ رات غیر فوجی علاقہ سے کمیونسٹ فوجوں کو مکمل طور پر ہٹا لیا گیا ہے کل واشنگٹن میں امریکی سینیٹ نے کوریا کی امداد اور بحالی کے لئے صدر آئزن ہاور کو ۲۰ کروڑ ڈالر خرچ کرنے کا اختیار دے دیا۔ کل لنڈن میں قائم مقام وزیر اعظم مسٹر بٹلر نے دارالعوام کو بتایا کہ اقوام متحدہ کے متعلق ان کا خیال یہ ہے کہ یہ قوموں کی ایک برادری ہے۔ نہ کہ کمیونسٹوں کے خلاف ایک ادارہ انہوں نے کہا کہ حکومت برطانیہ کا خیال ہے کہ مندرجہ ذیل ملکوں کو کوریا کے بارہ میں سیاسی کانفرنس میں نمائندگی دی جائے۔ امریکہ۔ برطانیہ۔ فرانس۔ روس۔ جنوبی کوریا شمالی کوریا۔ کمیونسٹ چین۔ آسٹریلیا۔ ہندوستان اور ترکی۔ غالباً یہ کانفرنس جنیوا میں منعقد ہوگی کوریا میں اقوام متحدہ کے سپریم کمانڈر جنرل مارک کلارک نے کل سان فرانسسکو میں کہا کہ کوریا میں صلح کا سمجھوتہ محض فوجی نوعیت کا ہے اور یہ لڑائی بند کرنے کے لئے اقوام متحدہ اور کمیونسٹوں کے کمانڈروں کا سمجھوتہ ہے جنرل مارک کلارک نجی طور پر امریکہ گئے ہیں۔ اقوام متحدہ کی جنرل اسمبلی کے صدر مسٹر پیرسن نے کہا ہے کہ کوریا میں عارضی صلح ہونے کے بعد بین الاقوامی تعلقات کا نیا باب کھل گیا ہے۔ کوریا کے مسئلہ پر غور کرنے کے لئے جنرل اسمبلی کا اجلاس ۱۷ اگست سے شروع ہو رہا ہے۔

مصر اور سویٹ یونین کے درمیان تجارتی معاہدہ

قاہرہ ۳۱ جولائی۔ مصر اور سویٹ یونین کے درمیان ایک تجارتی معاہدہ طے پا گیا ہے۔ اس معاہدہ کے تحت مصر روئی کے بدلے روس سے گیہوں۔ کیمیاوی اشیاء۔ عمارتی لکڑی اور دوسری اشیاء حاصل کرے گا۔ دونوں ملکوں کے تحت دس لاکھ پونڈ کے مال کا لین دین ہوگا۔ مصر نے یوگوسلاویہ سے بھی ایک تجارتی معاہدہ کیا ہے۔ مصر یوگوسلاویہ کو روئی دے گا۔ اور اس سے زرعی مشینیں۔ عمارتی لکڑی اور ریل گاڑی کے ڈبے حاصل کرے گا۔

مصر اور برطانیہ کے نمائندوں کی غیر رسمی بات چیت شروع ہوگئی

قاہرہ ۳۱ جولائی۔ نہر سویز کے علاقہ سے برطانوی فوجیں نکالنے کے متعلق مصر اور برطانیہ کے نمائندوں کی غیر رسمی بات چیت شروع ہوگئی۔ اس ملاقات میں سمجھوتے کے امکانات کا جائزہ لیا جائے گا۔ مصری اور برطانوی نمائندوں کی پاکستانی سفارت خانہ میں بھی ملاقات ہوئی۔ یہ ملاقات پاکستانی ناظم الامور کی طرف سے دی گئی ایک تقریب کے موقعہ پر ہوئی جس میں مشرق وسطیٰ میں برطانیہ کے سابق کمانڈر انچیف جنرل رابرٹسن۔ مصر میں برطانوی ناظم الامور مسٹر رابرٹ ہینکی۔ مصر کے نائب وزیر اعظم کرنل جمال عبد الناصر۔ قومی راہ نمائی کے وزیر میجر صلاح سالم وزیر خارجہ۔ ڈاکٹر محمود فوزی شامل تھے۔ مصر کے قومی راہ نمائی کے وزیر میجر صلاح سالم نے کہا ہے کہ مصری عوام کو برطانیہ کے لوگوں سے کوئی دشمنی نہیں۔ بلکہ وہ تو اپنی آزادی کے لئے لڑ رہے ہیں۔

نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم کراچی پہنچ گئے

(سٹاف رپورٹر)

کراچی ۳۱ جولائی۔ نیوزی لینڈ کے وزیر اعظم مسٹر سڈنی ہالینڈ آج صبح کراچی پہونچ گئے۔ آپ یہاں دو روز قیام کریں گے۔ ہوائی اڈہ پر وزیر اعظم مسٹر محمد علی اور دولت مشترکہ کے ہائی کمشنروں نے آپ کا استقبال کیا۔ کراچی پہونچنے پر مسٹر ہالینڈ نے بتایا کہ میں . . . . . . نیوزی لینڈ کے عوام کی طرف سے پاکستان کے عوام اور اس کی حکومت کے لئے خیر سگالی کا پیغام لایا ہوں۔ آپ نے کہا میں نیوزی لینڈ اور پاکستان کے باہمی مفاد پر گفتگو کرنے کے لئے کراچی آیا ہوں۔ وزیر اعظم نیوزی لینڈ اپنے قیام کے دوران میں گورنر جنرل کے مہمان رہیں گے۔ آپکے اعزاز میں گورنر جنرل مسٹر غلام محمد ایک لنچ اور وزیر خارجہ چوہدری محمد ظفر اللہ خان شام کو ساڑھے چھ بجے ایک دعوت استقبالیہ دیں گے۔ اس کے بعد وزیر اعظم مسٹر محمد علی ایک ڈنر دیں گے۔

روس کا امریکہ سے احتجاج

ماسکو ۳۱ جولائی۔ روس نے امریکہ سے اس بات پر سخت احتجاج کیا ہے کہ امریکہ کے ایک B 50 ساخت کے طیارے نے ولاڈی واسٹک کے قریب روسی علاقے میں ناجائز پرواز کی۔ ادھر ٹوکیو میں امریکی فوجی کمان نے اعلان کیا ہے۔ کہ امریکی فوج کا ایک B 50 ساخت کا طیارہ لاپتہ ہوگیا ہے۔ اعلان کیا گیا ہے۔ کہ اس میں دو ہوا باز سوار تھے اس کا دوسرا ہوا باز بچا لیا گیا ہے۔ اعلان میں یہ نہیں بتایا گیا کہ اس طیارہ کو گولی ماردی گئی۔ یا اس کا انجن خراب ہونے پر ہوائی جہاز گر گیا۔

لیبیا اور برطانیہ کا معاہدہ

لنڈن ۳۱ جولائی۔ لیبیا اور برطانیہ کے درمیان ایک معاہدہ طے پا گیا ہے۔ جس کے تحت برطانیہ لیبیا میں اپنے فوجی اڈے قائم کرے گا۔ اور اس کے بدلے وہ بیس سال تک کے لئے لیبیا کو مالی امداد دے گا۔

عبد القادر پرنٹر و پبلشر نے کلیم پریس لارنس روڈ میں طبع کرا کر دفتر المصلح میگزین لین سے شائع کیا۔

روزنامہ المصلح کراچی
مورخہ یکم اگست ۱۹۵۳ء

مساوی حقوق

سلہٹ کی خبر ہے۔ کہ مشرقی بنگال کے وزیر زراعت و آبادکاری مسٹر حفیظ الدین احمدؐ نے ایک تقریر میں جو آپ نے سیلاسنڈے میں کی۔ فرمایا ہے کہ

پاکستان کے ہر شہری کو خواہ ہندو ہو یا مسلم پاکستان میں شہریت کے برابر کے حقوق حاصل ہوں گے بشرطیکہ وہ ریاست کا وفادار ہو۔ صرف یہ بات کہ ایک شخص مسلم ہے۔ ترجیحی حقوق کا دعویٰ نہیں ہو سکتا۔ اور نہ اسے یہ بات حکومت کے خلاف باغیانہ جدوجہد کے نتائج سے محفوظ کر سکتی ہے۔

آپ نے فرمایا کہ

ایک مثالی اسلامی ریاست کو تھیوکریٹک (مذہبی) ریاست سے خلط ملط نہیں کرنا چاہیئے۔ جو ہر قسم کی ترقی کے خلاف ہے۔ اور دوسروں کے ساتھ غیر رواداری کا سلوک روا رکھتی ہے قصر پاکستان کی تعمیر کی بنیاد عدل و انصاف۔ بھائی چارہ اور معاشرتی مساوات پر رکھی جائیگی جب ایسی ریاست معرض وجود میں آجائیگی۔ تو وہ نہ صرف پاکستانیوں کے لئے نعمت غیر مترقبہ ہوگی۔ بلکہ تمام دنیا کے لئے نمونہ بنے گی۔

مسٹر حفیظ الدین نے تقریر جاری رکھتے ہوئے فرمایا۔ کہ

"معاشرتی زندگی میں ایسا دوررس انقلاب صرف قانون سازی سے نہیں لایا جا سکتا۔ طلب علم جو ہر مسلمان کے لئے خواہ مرد ہو یا عورت قرآن کریم اور سنت کی رو سے فرض ہے۔ غفلت ماضی میں مسلمانوں کے زوال کا باعث ہوئی ہے۔

آپ نے علماء سے اپیل کرتے ہوئے فرمایا:۔

"وہ عوام کو اسلامی تعلیم سے بہرہ ور کرنے کا مقدس کام شروع کر دیں۔ اور جیسا کہ انہوں نے گذشتہ دنوں میں کیا ہے۔ پاکستان کو ایک مثالی اسلامی ملک بنانے میں مسلم لیگ کی مدد کریں۔ خاصکر جبکہ خود مسلم لیگ ایک ایسا دستور وضع کرنا چاہتی ہے۔ جو قرآن کریم اور سنت پر مبنی ہو۔"

مسٹر حفیظ الدین نے اپنی تقریر میں جو باتیں فرمائی ہیں۔ ایسی ہیں۔ کہ جو دراصل مسلم لیگ کے اولین اصولوں میں سے ہیں۔ نہ صرف قائد اعظم نے ان باتوں کو بار بار دہرایا ہے۔ بلکہ تقسیم سے پہلے اور تقسیم کے بعد بھی تمام مسلم لیگی رہنماؤں نے ان اصولوں کی تائید کی ہے۔ اور ان پر ہر طرح سے زور دیا ہے

پاکستان میں اگرچہ مسلمانوں کی اکثریت ہے۔ مگر مسلمانوں کے علاوہ دوسرے مذاہب اور خیال کے لوگ بھی یہاں شروع سے ہی آباد چلے آتے ہیں۔ جن میں سے ہندوؤں کی ایک خاصی تعداد ہے یہ تمام غیر مسلم جیسا کہ ہم نے عرض کیا ہے۔ یہاں آباؤ اجداد کے وقت سے آباد چلے آئے ہیں۔ اور پاکستان میں رہنے کے ویسے ہی حقدار ہیں۔ جیسا کہ مسلمان۔ جہاں تک شہری حقوق کا تعلق ہے۔ نہ صرف مسلم لیگ کے اصولوں کے مطابق غیر مسلموں کو پاکستان میں مسلمانوں کے مساوی حقوق حاصل ہیں بلکہ اسلام کی تعلیم بھی یہی ہے۔ بلکہ اسلام ہی وہ پہلا دین ہے۔ جس نے ان تمام مذاہب کے لوگوں کے لئے مساوی حقوق تسلیم کئے ہیں۔ جو ایک مسلم ریاست کا باشندہ ہو۔ اور جو ریاست کا وفادار ہو۔

جہاں تک وفاداری کا تعلق ہے۔ مسٹر حفیظ الدین احمدؐ نے واضح کر دیا ہے۔ کہ اصل چیز جو شہریوں کو شہریت کے تمام حقوق کا حقدار بناتی ہے۔ وہ ریاست سے وفاداری ہے۔ اس میں مسلم اور غیر مسلم کی کوئی تفریق نہیں۔ اور ریاست کا باغی خواہ مسلم ہو یا غیر مسلم دونوں یکساں طور پر اپنے جرم کی پاداش بھگتنے کے مستوجب ہیں۔ یہ نہیں کہ اسلامی ریاست کا مسلمان باغی کسی ترجیحی سلوک کا مستحق ہے۔

جیسا کہ ہم نے اوپر عرض کیا ہے۔ سب سے پہلے دین اسلام ہی نے آزادی ضمیر کا نہایت غیر مبہم الفاظ میں اعلان کیا۔ لا اکراہ فی الدین کے جچے تلے مگر مختصر الفاظ ایسے ہیں۔ جن کی نظیر کسی مذہب اور کسی زبان میں نہیں پائی جاتی۔ ان مختصر الفاظ میں اللہ تعالےٰ نے ایک مسلم ریاست کو اقوام عالم کے لئے ایک وادی ایمن بنا دیا ہے۔ کوئی شخص خواہ کوئی دین رکھے یا اختیار کرے۔ مسلم ریاست کا فرض ہے۔ کہ تاوقتیکہ اس سے ریاست کے خلاف بغاوت کی کوئی بات سرزد نہ ہو۔ اسے تمام وہ شہری حقوق تفویض کرے۔ جو باقی شہریوں کو خواہ مسلم ہوں حاصل ہیں۔

اگرچہ بعض مسلمان بادشاہوں نے کبھی کبھی اس کی خلاف ورزی بھی کی ہے مگر اسلامی تاریخ گواہ ہے۔ اور اسلامی تاریخ کے غیر مسلم نقاد بھی تسلیم کرتے ہیں۔ کہ جب دوسرے ملکوں میں خاصکر عیسائی ملکوں میں اختلاف عقائد پر خون کی ندیاں بہ جاتی تھیں۔ اسلامی ممالک میں غیر مسلم نہایت امن اور چین کی زندگی بسر کرتے تھے۔ خود ہندوستان میں اسلامی عہد کی تاریخ اس بات کی شاہد ہے۔ کہ مسلمان بادشاہوں نے سلطنت کے بڑے بڑے عہدے ہندوؤں کو اسی طرح دے رکھے تھے۔ جس طرح مسلمانوں کو۔ اور دونوں کے ساتھ مسلمان بادشاہ یکساں سلوک کرتے تھے۔

اس کے برخلاف تھیوکریٹک حکومت جس کا نمونہ مغرب نے ازمنہ تاریک میں دکھایا۔ نہایت متعصب اور غیر روادار تھی۔ ذرا ذرا سے مذہبی اختلاف پر مخالفین کی گردنیں اڑا دی جاتی تھیں۔ ان ایام کے عیسائی ممالک کا یہ حال تھا۔ کہ کوئی غیر عیسائی قوم یا فرد تو کیا دوسرے فرقے کا عیسائی بھی ان میں سلامتی سے نہیں رہ سکتا تھا۔ چنانچہ ای۔ ڈبلیو ہیتھ مین جیسا متعصب اور دشمن اسلام پادری بھی اپنی تصنیف "جبرالی الاسلام" میں تسلیم کرنے پر مجبور ہے۔ کہ سلطنت بیزنطینی کی شاہی کلیسیا اپنے ساتھی عیسائیوں سے جو کلیسیا کے مسلمہ اصولوں سے ذرا انحراف کرتا تھا۔ اس سے کہیں بدتر سلوک روا رکھتا تھا۔ جو کبھی مسلمانوں نے اپنے ذمیوں سے روا رکھا ہو۔ ذیل کا واقعہ بطور مثال پیش کیا جاتا ہے۔

جب شہر میلی تین پر بزنطیوں نے دوبارہ قبضہ کر لیا۔ تو جیکبی پادری دیگر سات ہمراہیوں کے ساتھ قسطنطنیہ میں لا کر جیل میں ڈال دیئے گئے۔ میلی تین کا بڑا گرجا ضبط کر کے شاہی کلیسیا میں تبدیل کر لیا گیا۔ پادری صاحب تو بلغاریہ کی سرحد کے پاس جلاوطنی ہی میں وفات پا گئے۔ ان کا ایک ساتھی جیل میں اور دوسرا ساتھی شاہی محل کے دروازہ کے باہر سنگسار کر دیا گیا۔ اور تین نے اپنے اعتقاد سے ارتداد کر لیا۔ اور شاہی کلیسیا میں شامل ہو گئے۔ ان کو از سر نو بپتسمہ دیا گیا۔ مگر انہیں روح کا چین نصیب نہ ہوا۔ اور وہ شیاطین کے لئے تمسخر کا سامان بن گئے۔

آخر کار شاہی کلیسیا کے بزرگ اس علاقہ میں جو اب عیسائیوں کے قبضہ میں آگیا تھا۔ آزادی کی زیادہ تاب نہ لا سکے۔ اور انہوں نے عمیدہ میں جو زیادہ روادار کافروں (مسلمانوں) کا علاقہ تھا۔ اپنا کلیسیا تبدیل کر لیا۔

یہ اس زمانہ کی باتیں ہیں۔ جس کو زمانہ تاریک کہا جاتا ہے۔ آزادی ضمیر کی روشنی اگر پائی جاتی تھی۔ تو صرف اسلامی ممالک میں اور دوسرے مذاہب کے لوگ اپنے تنگ دل مذہب والوں سے نجات حاصل کرنے کے لئے اسلامی ممالک میں رہنا پسند کرتے تھے۔ مگر افسوس آج زمانہ بالکل الٹا نظر آتا ہے ہمیں امید ہے جیسا کہ مسٹر حفیظ الدین احمدؐ نے فرمایا ہے۔ اگر پاکستان ایسی ہی اسلامی ریاست بن جانے میں کامیاب ہو گیا۔ تو یقیناً یہ تمام پاکستانیوں کے لئے بلا تفریق و مذہب و ملت ایک امن کا حصار۔ اور تمام دنیا کے لئے ایک نمونہ بن جائیگا۔ اے خدا ایسا ہی ہو۔

تربیتی کلاس

آج ہی کی اشاعت میں کسی دوسری جگہ خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے پندرہ روزہ تربیتی کلاس کے اجراء کا اعلان شائع ہو رہا ہے اعلان میں محترم نائب صدر صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کی طرف سے تمام مجالس کو ہدایت کی گئی ہے۔ کہ وہ اس کلاس میں شریک ہونے کے لئے اپنے نمائندگان کو جلد از جلد تیار کریں۔ اور مقررہ تاریخ پر مرکز میں بھجوا دیں۔

خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے یہ پانچویں تربیتی کلاس ہے۔ جو امسال خدام الاحمدیہ کے سالانہ اجتماع (۲۳-۲۴-۲۵ اکتوبر) کے معاً بعد ربوہ میں منعقد ہو رہی ہے۔ اس کا اجراء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد پر عمل میں آیا ہے۔ اور خود اس کا نصاب بھی حضور پُر نور ہی کا تجویز کردہ ہے۔ اساتذہ جو تعلیم دیتے ہیں۔ ان کی نامزدگی بھی حضور نے ہی فرمائی ہے۔ جسمانی ورزش اور تنظیمی کاموں میں حصہ لینے کی ٹریننگ اس کورس کے علاوہ ہے۔

ابتدائی سالوں میں اس کلاس کے نتائج نہایت خوشکن رہے ہیں۔ اور بیرونی خدام کی ایک معقول تعداد اس میں حصہ لیتی رہی ہے۔ انہی کی حوصلہ افزائی کے لئے خود حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ اس کلاس کا افتتاح اور اختتام فرماتے رہے ہیں۔ اور وقتاً فوقتاً کلاس میں شامل ہونے والے معلمین اور متعلمین کو اپنی ہدایات سے نوازتے رہے ہیں۔ لیکن گذشتہ دو سالوں سے یہ تعداد گھٹتی جا رہی ہے بیشک اس میں حالات کا بھی تعلق ہے۔ لیکن تاہم صرف یہی وجہ کافی نہیں۔ یہ بھی کہا جا سکتا ہے۔ کہ شاید

(باقی صفحہ ۸ پر)

قرآن مجید کے حقائق و معارف

حضرت امام جماعت احمدیہ ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ کے تازہ درس القرآن کے مختصر نوٹ

(منقول از ماہنامہ الفرقان جولائی ۱۹۵۳ء)

فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ کے ذکر کی حکمت

قرآن مجید نے فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ میں عیسائیوں کے اس قول کی تردید کی ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ کی والدہ ان پر ایمان نہ لائی تھیں۔ اور وہ ان کی تائید میں نہ تھیں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔ کہ حضرت مریمؑ ہر رنگ میں حضرت مسیحؑ کی تائید و نصرت کرتی تھیں اور وہ ان پر ایمان لائیں۔ اور ان کی تعلیم کے مطابق عمل کرتی تھیں۔

لَقَدْ جِئْتِ شَيْئًا فَرِيًّا

تو گند لائی ہے۔ تو نے ایسا کام کیا ہے۔ جو سخت گھناؤنا ہے۔

يَا اُخْتَ هَارُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّمَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِيًّا

اے ہارون کی بہن! تیرا باپ بُرا آدمی نہ تھا۔ اور تیری ماں بدکار نہ تھی۔ تو نے یہ کام کیسے کیا؟

اخت ہارون کہنے کی وجہ

مفسرین کہتے ہیں۔ کہ مریم کی دوسری والدہ کی طرف سے ان کا ایک بھائی ہارون نامی تھا۔ اسی وجہ سے یہود انہیں اخت ہارون کہتے تھے۔ یہودی تاریخ سے اس کا ثبوت نہیں ملتا۔ بعض انگریز مصنف کہتے ہیں۔ کہ ہارون کی بہن بلحاظ خاندان کے قرار دیا گیا ہے۔ یہ جواب بھی درست ہو سکتا ہے۔ کیونکہ روایت ہے۔ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے سامنے جب اخت ہارون کے متعلق سوال پیدا ہوا تھا۔ تو آپ نے اسی رنگ میں اس کی تشریح فرمائی تھی۔

میرے نزدیک حضرت مریمؑ کو یہود کا اخت ہارون کہنا طنز ہے۔ حضرت مریم ام عیسیٰؑ سے پہلے بائیبل میں حضرت موسیٰؑ کی بہن مریم کا ذکر آتا ہے۔ یہ مریم حضرت ہارونؑ کی سگی بہن تھی۔ اور حضرت موسیٰؑ کی سوتیلی۔ بائیبل کی کتاب گنتی باب ۱۲ میں مذکور ہے۔ کہ مریمؑ اور ہارونؑ نے حضرت موسیٰؑ پر ایک کوشی عورت کے متعلق الزام لگایا تھا۔ جس کے نتیجہ میں مریمؑ مبروص ہو گئی تھی۔ یہود نے حضرت مریمؑ کو اسی موقع پر یا اخت ھارون کہہ کر طنزاً اشارہ کیا ہے۔ کہ وہ مریم جو ہارون کی بہن تھی۔ اور کوڑھی ہو گئی تھی۔ اسی طرح تو بھی ایک طوفان لائی ہے۔ تو بھی کوڑھی ہو جائیگی۔

فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ

حضرت مریمؑ نے حضرت مسیحؑ کی طرف اشارہ کیا۔ یعنی اس سوال کا جواب یا اس الزام کی تردید یہ خود کرے گا۔

حضرت مریمؑ کے اس اشارہ کرنے سے ظاہر ہے۔ کہ حضرت مریمؑ کو معلوم تھا۔ کہ مسیح اس اعتراض کا خود جواب دے گا۔ اس سے ان لوگوں کے خیال کی تردید ہوتی ہے۔ جو کہتے ہیں۔ کہ حضرت مسیحؑ نے یہ پہلے دن معجزانہ کلام کیا تھا۔ ایسی صورت میں تو مریمؑ کو ان کے کلام کرنے کا علم نہیں ہونا چاہیئے تھا۔ مگر اشارہ کرنا بتلاتا ہے۔ کہ حضرت مسیح اس سے قبل بھی بولا کرتے تھے۔

ایک استدلال کا جواب

اس جگہ اگر یہ کہا جائے۔ کہ چونکہ حضرت مریمؑ کو حضرت مسیحؑ کے بارے میں بتایا گیا تھا۔ کہ يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا اس لئے حضرت مریمؑ نے ان کی طرف اشارہ کر دیا تھا۔ تو اس کا جواب یہ ہے۔ کہ پیشگوئی میں یہ تو نہیں بتایا گیا تھا۔ کہ وہ کب بولے گا۔ سوال تو یہی ہے۔ کہ حضرت مریمؑ کو اس موقعہ پر کس نے بتایا تھا۔ کہ اس اعتراض کا جواب اب حضرت مسیحؑ دیں گے۔ غور کیا جائے۔ تو فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ سے واضح ہو جاتا ہے۔ کہ حضرت مسیحؑ پہلے بھی باتیں کیا کرتے تھے۔ اسی لئے حضرت مریمؑ نے ان کی طرف اشارہ کیا۔ کہ وہ خود اس الزام کی تردید کریں گے۔ دوسرے اس پیشگوئی میں فِي الْمَهْدِ کے ساتھ كَهْلًا کا لفظ بھی ہے۔ کیا کہولت میں بھی کسی اور نے کلام نہیں کی۔ کیا کہولت کے زمانہ میں محض بولنا معجزہ ہے؟ کہولت ہونے کی حالت میں ہر شخص کلام کرتا ہے۔

اصل بات یہ ہے۔ کہ پیشگوئی میں نفس کلام کو معجزہ قرار دیا گیا ہے۔ قرآن مجید آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پر چالیس سال کی عمر سے ۶۳ سال کی عمر تک نازل ہوا۔ مگر وہ تمام کلاموں سے بڑا معجزہ ہے۔ يُكَلِّمُ النَّاسَ فِي الْمَهْدِ وَكَهْلًا میں حضرت مسیحؑ کے کلام کی عظمت کی وجہ سے اسے معجزہ قرار دیا گیا ہے۔ یعنی یہ بتایا گیا ہے۔ کہ وہ اپنی جوانی اور کہولت میں ایسی باتیں کیا کریں گے جو ان کا معجزہ ہوں گی۔ اور یہ ہے بھی ٹھیک۔ کیونکہ ہر نبی کو یہ معجزہ دیا جاتا ہے۔ وہ دلائل و براہین کے لحاظ سے اپنے دشمنوں پر غالب آتا ہے۔

قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا

حضرت مریمؑ کے حضرت مسیحؑ کی طرف اشارہ کرنے پر یہودی اکابر نے کہا۔ کہ ہم اس شخص سے کیا بات کریں۔ جو ہمارے سامنے کل کا بچہ ہے۔ چونکہ یہ قوم کے بڑے لوگ تھے۔ اور حضرت مسیحؑ ان کے سامنے عمر کے لحاظ سے بچے ہی تھے۔ اس لئے انہوں نے از راہِ تحقیر کہا۔ كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا۔ لفظ مہد تیاری کرنے کے معنے میں آتا ہے۔ مَهَّدْتُ لَهٗ تَمْهِيْدًا یعنی میں نے اس کی ترقیات کے لئے سامان پیدا کئے۔ پس ایسی عمر جس میں کسی مقصد کے لئے تیاری کی جا رہی ہو۔ مہد کہلاتی ہے۔

قَالَ اِنِّيْ عَبْدُ اللّٰهِ اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا

حضرت مسیحؑ نے جواب دیا۔ کہ میں اللہ تعالےٰ کا بندہ ہوں۔ اس کے احکام کی اطاعت کرتا ہوں۔ اور اس کی صفات کا مظہر ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی ہے۔ اور نبی بنایا ہے۔

وَجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا

اس نے مجھے ہر جگہ مبارک بنایا ہے۔ اور اس نے مجھے تا زندگی نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا تاکیدی حکم دیا ہے۔ اس نے مجھے ماں سے حسنِ سلوک کرنے والا بنایا ہے۔ جبار اور شقی نہیں بنایا۔ حقوق تلف کرنے والا اور شقاوت کا موجب نہیں بنایا۔

اگر غور کیا جائے تو مسیح کا یہ جواب بھی بتلا رہا ہے۔ کہ یہ مکالمہ جوانی میں ہوا ہے۔ اگر ماں کی گود میں ہوتے ہوئے یہ گفتگو تسلیم کی جائے۔ تو عبد اللہ ہونے کے کیا معنے ہوں گے۔ یعنی کامل اطاعت کرنے والا۔ ایک بچے کے لئے یہ معنے کس طرح مناسب ہو سکتے ہیں۔ پھر اٰتٰنِيَ الْكِتٰبَ فرمایا ہے۔ بچپن میں کونسی کتاب ان کو دی گئی۔ اور کب نبی بنایا گیا۔ جَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا کس طرح ہوا؟ اَيْنَ مَا كُنْتُ کس طرح ہوا تھا؟ حالانکہ اس وقت تک وہ صرف ماں کی گود میں تھے۔ اَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ کا بھی تحقق ناممکن تھا۔ اور ان کے پاس مال کہاں تھا۔ تا انہیں زکوٰۃ کا حکم دیا جاتا؟ ماں کی اطاعت انہوں نے ابھی تک کہاں کی تھی؟ یہ ساری باتیں تو ہنوز پردۂ غیب میں تھیں۔ یہود پر حجت کیسے بن سکتی تھیں۔

مفسرین کہتے ہیں۔ کہ اس مکالمہ میں آئندہ ہونے والے واقعات کی خبر بطور معجزہ دی گئی تھی۔ حالانکہ معجزہ تو صرف بولنے میں ہو سکتا ہے۔ نبی بننے اور کتاب لینے میں نہیں۔ ماں کی گود میں بچہ کا بولنا ہی کافی معجزہ تھا۔ اس میں جَعَلَنِيْ نَبِيًّا کہنے کی کیا ضرورت تھی۔ جس کا ظہور تیس سال بعد ہونا تھا۔ اگر حضرت مسیح نے گود میں گفتگو کی ہوتی۔ تو اسی سے لوگ ان کی عظمت کو تسلیم کر لیتے۔

اصل بات یہ ہے کہ یہود نے حضرت مریمؑ پر بہتان باندھا۔ اور ان کے حمل کو ناجائز قرار دیا تھا۔ انہوں نے اس الزام کو یاد رکھا۔ جب حضرت مریمؑ مسیحؑ سمیت واپس آئیں۔ تو انہیں وہی طعنہ دیا۔ حضرت مریمؑ نے اس کے جواب کے لئے حضرت مسیحؑ کی طرف اشارہ کر دیا۔ حضرت مسیحؑ نے جواب دیا۔ کہ میں خدا تعالیٰ کی صفات کا مظہر ہوں۔ میں نبی ہوں۔ اس نے مجھے کتاب دی ہے۔ مجھے ہر جگہ برکت بخشی ہے۔ میں اس کے حکم سے نماز و زکوٰۃ کو قائم کرتا اور قائم کراتا ہوں۔ کیا یہ صفات ایک ناجائز پیدا ہونے والے بچہ میں ہو سکتی ہیں؟ یہ مدلل اور لاجواب کلام معجزہ تھا۔ جس نے یہود کے منہ بند کر دیئے۔

وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ وَيَوْمَ اُبْعَثُ حَيًّا

مجھ پر سلامتی ہے جب میں پیدا ہوا۔ اور مجھ پر سلامتی ہوگی۔ جب میں فوت ہوں گا۔ نیز جس دن زندہ کر کے اٹھایا جاؤں گا۔

بعض لوگ اس آیت کے حصہ وَالسَّلٰمُ عَلَيَّ يَوْمَ وُلِدْتُّ وَيَوْمَ اَمُوْتُ سے غلط طور پر استدلال کرتے ہیں۔ کہ صرف حضرت مسیح ہی مسِ شیطان سے پاک تھے۔ اور یہ کہ وہ صلیب پر نہیں چڑھے۔ حالانکہ یہ دونوں لفظ اللہ تعالےٰ کی طرف سے حضرت یحییٰؑ کے حق میں بھی وارد ہوئے ہیں۔ وَسَلٰمٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوْتُ اور اس جگہ کوئی مفسر اس سے یہ استدلال نہیں کرتا۔ اصل بات یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ پیدائش کے وقت سے ہی انبیاء علیہم السلام کو سلامتی میں لے لیتا ہے۔ اور انہیں روحانی طور پر ہر قسم کی سلامتی حاصل ہوتی ہے۔ يَوْمَ اَمُوْتُ سے یہ ضرور نکلتا ہے کہ وہ صلیب کی لعنتی موت نہیں مریں گے۔ بلکہ ان کی وفات عام طبعی موت سے ہوگی۔ گویا موت تو ہوگی۔ مگر سلامتی کے منافی اور متناقض نہ ہوگی۔ (باقی)

روح کا حقیقی آزاد کنندہ اللہ تعالیٰ کا مامور ہی ہوا کرتا ہے

از مبارک احمد صاحب

موجودہ زمانہ میں جب ہم دنیا کی مختلف اقوام کی طرف غور کرتے ہیں۔ تو سیاسی لحاظ سے ان کے مقاصد میں دو چیزیں ہمیں نمایاں طور پر نظر آتی ہیں۔ اول تو بعض اقوام ایسی ہیں جو ایک لمبے عرصہ سے دنیا کی کمزور اور چھوٹی چھوٹی اقوام پر تسلط جمائے بیٹھی ہیں۔ اور وہ ہر ممکن کوشش کرتی ہیں کہ تسلط کے جوئے کو مضبوط سے مضبوط تر کریں۔ دوسری طرف ہمیں ایسی اقوام کا ایک گروہ ملتا ہے جو اس تسلط کے جوئے کو توڑ کر آزاد ہونا چاہتی ہیں۔ اور اس آزادی کی جدوجہد کو وہ ایک قومی فرض سمجھتے ہوئے بجالاتی ہیں۔ طبعاً ہمیں ہمدردی تو ان اقوام سے ہونی چاہیئے۔ جو کہ اپنی آزادی کے لئے کوشاں ہیں۔ اور انسانیت کے حق کے طور پر اس کا مطالبہ کرتی ہیں۔ لیکن اس وقت ہمیں اس بات سے بحث نہیں کہ ان کا یہ جذبہ آزادی صحیح ہے یا غیر مناسب و بے محل۔ بلکہ ہم انہیں یہ بتانا چاہتے ہیں۔ کہ بے شک یہ جذبہ فطری ہے لیکن اس کا صحیح مصرف صرف اور صرف وہی ہو گا۔ جو خالقِ فطرت نے خود اس کے لئے مقرر کیا ہے۔ کیونکہ چیز کے بنانے والے کو اس کی غرض و غایت کا علم عوام کی نسبت یقیناً زیادہ ہوتا ہے۔ اور وہی اس کے صحیح مصرف کی تعیین کر سکتا ہے۔ پس جب ہم اس لحاظ سے صحیفۂ فطرت کی طرف رجوع کرتے ہیں تو ہم پہ یہ بات صاف طور پر واضح ہو جاتی ہے۔ کہ انسان کو اللہ تعالےٰ نے معہ اس کے تمام قویٰ و جذبات کے صرف اور صرف اپنا عبد بنانے کے لئے پیدا کیا ہے۔ پس اب لازماً ہمیں تسلیم کرنا پڑے گا کہ جذبۂ آزادی بھی منجملہ باقی جذبات کے مقصدِ عبودیت کے حصول کا ایک ذریعہ ہے۔ کیونکہ تمام جذبات کا نقطۂ مرکزی یہی مقصدِ عبودیت ہی ہے۔ جس پر یہ سب آکر جمع ہو جاتے ہیں مندرجہ بالا مقصدِ عبودیت کے پیش نظر جب ہم موجودہ اقوام کی جدوجہد کو دیکھتے ہیں۔ تو معلوم ہوتا ہے کہ وہ اس پاک مقصد سے بہت دور جا چکی ہیں۔ اور وہ جذبات اور احساسات جو اللہ تعالےٰ نے انسان کو اپنا عبد بننے کے لئے عطا فرمائے تھے۔ انہیں آج وہ بے موقعہ و بے محل استعمال کر کے اپنے لئے مصائب کا موجب بنا رہی ہیں منجملہ ان جذبات کے ایک جذبۂ آزادی بھی ہے اور یہ جذبہ اگر اس کا بر موقعہ استعمال کیا جائے تو نہ صرف مقصدِ عبودیت کے حصول میں ممد و معاون ہی ثابت ہوتا ہے بلکہ اس کے حصول کا ایک اہم اور ضروری ذریعہ ہے۔ یہ بات بظاہر بے جوڑ اور لغو سی معلوم ہوتی ہے کہ پیدائش کا مقصد تو عبودیت یعنی اللہ تعالیٰ کی غلامی اختیار کرنا ہے۔ پھر کیونکر یہ ممکن ہے کہ یہ جذبۂ آزادی اس کے لئے ایک ذریعہ بن جائے۔ آزادی اور غلامی میں زمین و آسمان کا فرق ہے لیکن ذرا سے غور کے ساتھ یہ بات بالکل صاف ہو جاتی ہے کہ جس طرح خالق و مخلوق کے درمیان صفات اور افعال کے لحاظ سے بہت بڑا فرق ہے۔ تو لازماً اسی طرح ان دونوں کی غلامی کے درمیان بھی ایک عظیم الشان فرق ہو گا۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ آزادی کا سب سے بڑا مقصد اطمینان قلب اور امن حاصل کرنا ہے اور اللہ تعالیٰ کی غلامی کی ابتدا ہی ایمان سے ہوتی ہے۔ جو اطمینانِ قلب اور حقیقی خوشی کا ہی دوسرا نام ہے۔ اور اسکی غلامی کا انتہائی مقام وہ ہے جب اللہ تعالےٰ بندے کی حقیقی آزادی کے لئے پیاسی روح کو فرماتا ہے۔

یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ فادخلی فی عبادی وادخلی جنتی

کہ اے وہ نفس جو دنیا کے لاتعداد فتنوں سے بچ کر اپنے خالقِ حقیقی کے پاس آچکا ہے اپنے آقا کے پاس آجا اور آ کہ تیرا آقا تجھ سے خوش ہے اور تو اپنے آقا سے خوش اور حقیقی طور پر آزاد ہو کر اب میری غلامی اختیار کرنے والوں میں شامل ہو جا۔ اور میری غلامی کیا ہے؟ وہی میری جنت جو مجسم طور پر حقیقی امن و آرام ہے۔

پس کہاں ایسی غلامی اور کہاں وہ غلامی جس کے خلاف دنیا میں شورِ محشر برپا ہے اور وہ عالمگیر طور پہ بدنام ہو چکی ہے۔ غلامی کیا یہ دنیا کی ہزاروں آزادیاں بھی اس مقامِ عبودیت پہ نثار ہونے کے قابل ہیں۔ جن کا وعدہ ہمارا پیدا کرنے والا ہمیں دیتا ہے۔

ابتدائے آفرینش سے جس طرح دنیوی آزادی و غلامی کی کشمکش چلی آتی ہے اسی طرح روحانی طور پہ بھی شیطانی طاقتوں اور آسمانی طاقتوں کا مقابلہ ہوتا چلا آیا ہے۔ شیطانی طاقتیں انسانی روح کو اپنے مختلف جال بچھا کر اسے اپنے حقیقی خالق کے پاس جانے سے روکتی ہیں۔ دوسری طرف اللہ تعالیٰ روح کو شیطانی پنجوں سے آزاد کرنے کے لئے ایک آزاد کنندہ مبعوث فرماتا ہے بلا ضرورت و بے محل نہیں بلکہ جب کبھی بھی خدا تعالیٰ کی مخلوق اپنے سب سے بڑے دشمن شیطان کے دامِ فریب میں پھنس جاتی ہے۔ تو اپنے خالقِ حقیقی کے حضور فریاد کرتی ہے کہ اے میرے حقیقی آقا میرے لئے کوئی نجات دہندہ اپنی قدرت سے پیدا کر جو مجھے اس ناپاک وجود سے نجات دے۔ سو اللہ تعالیٰ انسان کی اس پکار کو شرفِ قبولیت بخشتا ہے۔ اور اپنی طرف سے ایک ایسی شخصیت کو اپنی مخلوق کی آزادی کے لئے چنتا ہے جو ہر طرح کے ایسے روحانی اسلحہ سے مسلح ہوتی ہے۔ جس سے شیطانی طاقتیں پاش پاش ہو جاتی ہیں۔ اور اس طرح انسانی روح جس میں فطری طور پر شیطان سے نجات حاصل کرنے اور اپنے حقیقی آقا سے ملنے کی تڑپ رکھی گئی ہے۔ شیطان کی بدترین غلامی سے چھٹکارا حاصل کر کے نفسِ امّارہ اور نفسِ لوامہ کی منزلیں پے در پے طے کرتے ہوئے آخر کار نفسِ مطمئنہ والی حقیقی آزادی حاصل کر لیتی ہے جس پر ارشادِ باری ہوتا ہے۔

یاایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ

اس موجودہ دور میں جبکہ ظاہری آزادی کو اسقدر اہمیت حاصل ہے۔ کہ کوئی بڑی سے بڑی قوم بھی اس کے بغیر مردہ تصور کی جاتی ہے۔ اور جو جدوجہد اس وقت اس ظاہری آزادی کے لئے دنیا کے ہر گوشے میں ہو رہی ہے۔ گذشتہ دنیا میں اس کی مثال ملنا بالکل محال ہے۔ خدا تعالےٰ نے اپنی قدیم سنت کے مطابق ایک روح کا نجات دہندہ بھی مبعوث فرمایا ہے۔ جو تمام آسمانی طاقتوں سے مسلح ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی طرف سے اسے یہ پیغام دیا گیا ہے کہ جا اور تو میرے ان بندوں کو جو شیطان کے عجیب و غریب جالوں میں گرفتار ہیں رہا کرا اور ان کو اس آزادی کا پیغام دے۔ جو ان کو ان کے پیدا کرنے والے سے زیادہ قریب کر دے گی۔ اور یہ کہ یہی آزادی ہے جو ان کے دلوں کے امن و سکون کا باعث ہو سکتی ہے اور وہ صرف اسی اور اسی آزادی کو حاصل کرنے کے لئے پیدا کئے گئے ہیں۔

دنیا نے اس پیغام کو سنا اور فراموش کر دیا۔ اور بظاہر یہ پیغام آزادی اس برائے نام آزادی کے فلک بوس نعروں میں دب گیا۔ اور دنیا والوں نے یہ سمجھ لیا کہ شاید یہ تحریک تباہ ہو جائے گی۔ اور اس کی طرف کوئی بھی متوجہ نہ ہو گا اور دوسری طرف شیطان نے معہ اپنی افواج کے اپنی پوری طاقت سے اس کی مخالفت کی اور قسم قسم کے لالچوں سے مخلوق خدا پہ اپنے غلامی کے جوئے کو مضبوط کرنا چاہا۔ لیکن خدا تعالیٰ جو ایک قادر و توانا ہستی ہے۔ اس کے سامنے شیطان جیسی ذلیل مخلوق کیا حیثیت رکھتی ہے۔ اس نے حقیقی آزادی کے پیغامبر کے لئے آسمانی اور زمینی نشانات دکھلائے۔ آخر دنیا اس کی طرف متوجہ ہوئی۔ اور بہت سی مستعد روحوں نے اپنے حقیقی آزاد کنندہ کو پہچانا اور اس پر ایمان لے آئیں۔ وہ حقیقی آزاد کنندہ حضرت مرزا غلام احمد المسیح الموعود المہدی المعہود علیہ الصلوٰۃ السلام ہیں جو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے خادم کی حیثیت سے مبعوث ہوئے ہیں۔ دنیوی لوگ اس آواز کو حقیر اور بے اثر سمجھتے ہیں۔ لیکن وہ نہیں جانتے کہ اس آواز کے پیچھے وہ ہستی ہے جس کی تاثیر کی ادنیٰ سی جھلک ایک لاکھ چوبیس ہزار انبیاء کی زبردست مخالفت کے باوجود عظیم الشان کامیابی ہے۔ آخر یہ لوگ جو حقیقی امن اور اطمینان کو عقلی ذرائع سے تلاش کر رہے ہیں۔ اور ان کی ہر کوشش بجائے امن اور صلح پیدا کرنے کے ایک خوفناک اور تباہ کن جنگ کی صورت میں ان کے منہ پہ ماری جاتی ہے۔ وہ تسلیم کرنے پر مجبور ہو جائیں گے۔ کہ واقعی وہ بھٹکے ہوئے تھے۔ اور یہ کہ حقیقی امن اور آزادی صرف اور صرف اسی پیغام ہی پر عمل کرنے میں مضمر ہے جس کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے حقیقی آزادی کا پیغامبر لایا ہے اور جس پیغام کو آج اس کا کامیاب خلیفہ جس کو آسمانی بشارتیں اسیروں کا رستگار قرار دیتی ہیں۔ دنیا کے کونے کونے میں پہنچانے

تقرر عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ

مندرجہ ذیل عہدیداران جماعت ہائے احمدیہ کا تقرر بابت ۵۳-۱۹۵۶ء منظور کیا جاتا ہے احباب نوٹ فرمالیں:-
(ناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ ربوہ)

کراچی

میجر شمیم احمد صاحب — جنرل سیکرٹری
میاں عبد الحق صاحب رامہ — سیکرٹری مال
مرزا عبد الرحیم بیگ صاحب — " تبلیغ
مولوی عبد المجید صاحب فاضل — " تعلیم و تربیت
شیخ رحمت اللہ صاحب — " امور عامہ
مولوی عبد الحمید صاحب — " تالیف و تصنیف
لطیف احمد صاحب طاہر — محاسب
چوہدری شریف احمد صاحب — امین
ضیاء الحق خان صاحب — آڈیٹر
ڈاکٹر محمد نسیم خان صاحب بیرسٹر — سیکرٹری جائداد
مولوی عبد القادر صاحب — " نشر و اشاعت
شیخ خلیل الرحمٰن صاحب — " ضیافت
چوہدری احمد مختار صاحب — " تجارت
" محمد حسین صاحب — " رشتہ ناطہ
شیخ عبد الوہاب صاحب — " وصایا

باڑہ کے ضلع شیخوپورہ

چوہدری محمد ابراہیم صاحب — پریذیڈنٹ
ملک بشیر احمد صاحب — سیکرٹری مال
چوہدری قائم الدین صاحب — " تبلیغ

بھیڑی شاہ خاص رحمان ضلع گوجرانوالہ

چوہدری محمد حسین صاحب — پریذیڈنٹ
میاں محمد ابراہیم صاحب — سیکرٹری مال
" نواب الدین صاحب زرگر — " تبلیغ
" محمد عالم صاحب کشمیری — " تعلیم و تربیت
چوہدری محمد حسین صاحب — " امور عامہ

سرگودھا

ڈاکٹر حافظ مسعود احمد صاحب — جنرل سیکرٹری
شیخ محمد اقبال صاحب پراچہ — سیکرٹری امور عامہ
مولوی محمد یار صاحب عارف — " تبلیغ
صوفی عبد الکریم صاحب — " مال
ڈاکٹر بھائی محمود احمد صاحب — " تعلیم و تربیت
شیخ محمد رفیع الدین احمد صاحب — آڈیٹر
مرزا عبد الحق صاحب — امین
قریشی محمود الحسن صاحب — سیکرٹری زراعت

کھوریا منڈیکے بیریاں ضلع سیالکوٹ

چوہدری نیک محمد صاحب — پریذیڈنٹ
" محمد حسین صاحب — سیکرٹری مال
" نیک محمد صاحب — " سیکرٹری تبلیغ و امام الصلوٰۃ

چھنا بنگیال ضلع گجرات

چوہدری غلام احمد صاحب — پریذیڈنٹ
منشی نتھے خان صاحب — سیکرٹری مال
مولوی لال خان صاحب — سیکرٹری تبلیغ و امام الصلوٰۃ
چوہدری سجاول خان صاحب — " زراعت

لاہور

شیخ محمود الحسن صاحب — جنرل سیکرٹری
بابو محمد شفیع صاحب — سیکرٹری مال
شیخ نور احمد صاحب — " تبلیغ
ڈاکٹر عبید اللہ صاحب — " تعلیم و تربیت
چوہدری فتح محمد صاحب — " امور عامہ
سید بہاول شاہ صاحب — " تالیف و تصنیف
بابو فضل الدین صاحب — " ضیافت
قاضی محمود احمد صاحب — " وصایا
مولوی برکت علی صاحب لائق — آڈیٹر

گوٹھ نتھے خان سندھ

چوہدری نتھے خان صاحب — پریذیڈنٹ
" غلام محمد صاحب — سیکرٹری مال
" بشیر احمد صاحب — سیکرٹری تبلیغ / " تعلیم و تربیت
" سلطان علی صاحب — " امور عامہ

بدین سندھ

ملک جلال الدین صاحب — پریذیڈنٹ
" عنایت اللہ صاحب — نائب "
" عبد الرحمٰن صاحب — سیکرٹری مال
میر داؤد احمد صاحب — جنرل سیکرٹری و سیکرٹری تعلیم و تربیت
ملک منیر احمد صاحب — " تبلیغ / " امور عامہ
ملک ظہور احمد صاحب — سیکرٹری ضیافت
مہر غلام محمد صاحب — امام الصلوٰۃ

---

(۲) میرے والد ماسٹر خدا بخش صاحب آف کانپور حال حیدرآباد سندھ ایک عرصہ سے بعارضہ اسہال بیمار ہیں کمزوری زیادہ ہو گئی ہے۔ صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ یہ عاجزہ بھی ایک عرصہ سے بیمار ہے۔ صحت کے لئے دعا فرمائیں۔

(مختار احمد مالک فوٹو سروس کراچی)

مجالس خدام الاحمدیہ کوہاٹ اور راولپنڈی کے تحریک جدید کے کام پر

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا اظہار خوشنودی

اللہ تعالیٰ دوسری مجالس کو بھی اسی طرح کام کی توفیق دے!

دفتر دوم تحریک جدید کا کام سیدنا امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی طرف سے مجالس خدام الاحمدیہ کے سپرد ہے۔ امسال دفتر دوم کے وعدے لینے کے لحاظ سے مجلس خدام الاحمدیہ کوہاٹ کا کام اول نمبر پر اور راولپنڈی کا دوم نمبر پر رہا ہے۔ ہر دو مجالس کو حضور کی طرف سے اظہار خوشنودی کی جو چٹھی بھجوائی گئی ہے۔ وہ دیگر مجالس کی اطلاع کے لئے شائع کی جا رہی ہے۔ امید ہے دوسری مجالس بھی سابق کی روح پیدا کریں گی اور کوشش کریں گی کہ ان کی مجالس کے چندہ دفتر دوم کی وصولی جلد سے جلد سو فیصدی ہو جائے۔ (وکیل المال ثانی تحریک جدید)

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم — نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم — وعلیٰ عبدہ المسیح الموعود

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

هو النــــــاصر

مکرمی قائد صاحب مجلس خدام الاحمدیہ کوہاٹ و راولپنڈی

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ

مجھے یہ معلوم کر کے خوشی ہوئی ہے۔ کہ آپ کی مجلس نے دفتر دوم تحریک جدید کے نئے وعدے وصول کرنے میں امسال عمدہ کام کیا ہے۔ اور اب رقم کی وصولی کی طرف بھی توجہ ہے۔ میں دعا کرتا ہوں۔ اللہ تعالیٰ آپ کی اور آپ کی مجلس کی اس خدمت کو قبول فرمائے۔ اور دوسری مجالس کو بھی اسی طرح اپنے فرائض کو سمجھنے اور ادا کرنے کی توفیق دے۔ آمین

خاکسار (دستخط) مرزا محمود احمد خلیفۃ المسیح ثانی

تلاش گمشدگان

میرا چھوٹا بھائی جو کہ آٹھویں جماعت میں پڑھتا تھا۔ دو ہفتے ہوئے گھر سے ناراض ہو کر بھاگ گیا ہے حلیہ مندرجہ ذیل ہے۔ عمر ۱۶ سال قد تقریباً پانچ فٹ رنگ سانولا۔ اوپر کے سامنے کے دو دانت بڑے۔ سبز رنگ کا تہبند باندھے ہوئے سفید قمیص پہنے ہوئے۔ سر کے بال گھنے ہوئے۔ نام محمد احسن ابن سید نعمت علی صاحب۔ اگر کسی دوست کو مل جائے۔ تو براہ مہربانی اُسے پیار سے ... اپنے پاس ٹھہرا کر مندرجہ ذیل ایڈریس پر اطلاع دے کر ممنون فرمائیں۔ تا میں خود آ کر اُسے لے جاؤں۔ خرچ خوراک وغیرہ ادا کر دیا جائے گا۔ والدہ بہت پریشان ہیں اگر وہ خود پڑھے تو اپنے پتہ سے اطلاع دے۔ تا اُسے آنے کے لئے کرایہ روانہ کر دیا جائے۔

خاکسار سید سعادت علی برمکان سید نعمت علی صاحب احمدی

مکان نمبر ۲۷۷/۶ محلہ ٹھٹھیار انوالہ بمقام بھیرہ ڈاکخانہ خاص ضلع سرگودھا

(۲) میرا لڑکا مسمی محمد اقبال عمر بارہ سال دائیں بھوں پر زخم کا داغ گلے میں دھاریدار قمیص پرانی آسمانی رنگ کی نکر پہنے ہوئے ۲۷ کو گھر سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہے۔ اگر کسی دوست کو کہیں ملے۔ تو از راہ نوازش مندرجہ ذیل پتہ پر پہنچانے کی کوشش کریں۔ آمد و رفت کے کرایہ کے علاوہ مبلغ دس روپے بطور انعام بھی دیئے جائیں گے۔

(خاکسار محمد علی احمدی گوجرانوالہ متو کریل۔ تلونڈی راہ والی۔ ضلع گوجرانوالہ)

درخواست ہائے دعا

اہلیہ شیخ عبد الرحمٰن صاحب نائب تحصیلدار نانڈلیانوالہ شدید علیل ہیں۔ کمزوری بہت ہے۔ احباب سے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(شیخ عبد الوہاب سیکرٹری وصایا جماعت احمدیہ کراچی)

خدام الاحمدیہ کی تربیتی کلاس

مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ کی طرف سے ہر سال سالانہ اجتماع کے ساتھ ایک تربیتی کلاس جاری کی جاتی ہے۔ جس میں خدام کو دینی تعلیم دینے کا انتظام کیا جاتا ہے۔ اس کلاس کے لئے نصاب سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ کی خاص ہدایت کے ماتحت تیار کیا گیا ہے اور حضور کے منتخب فرمودہ اساتذہ ہی اس کی تعلیم دیتے ہیں۔ اس لحاظ سے اس کی اہمیت بہت زیادہ ہے۔ امسال یہ کلاس سالانہ اجتماع کے معاً بعد دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ میں کھولی جائے گی۔

یہ پندرہ دن کا کورس ہے تعلیم کے علاوہ متعلمین کی جسمانی ورزش کا انتظام بھی ہوگا۔ ان پندرہ دن کے اخراجات کا اندازہ بیس روپے فی کس ہے۔ چونکہ اس کلاس میں شامل ہونے والے خدام اپنی اپنی مجالس کے نمائندے ہوتے ہیں۔ اس لئے ان کے اخراجات بھی مجلس متعلقہ ہی ادا کرتی ہے مجلس مرکزیہ نے اس بارہ میں ایک سہولت بھی دی ہے۔ کہ جس مجلس کا سالانہ اجتماع کا چندہ سو فیصدی ادا ہو جائے گا۔ اس سے اس کے نمائندہ کا خرچ نہیں لیا جائے گا۔

ہر مجلس کو کم از کم ایک نمائندہ ضرور بھجوانا چاہیئے۔ نمائندہ کے انتخاب کے وقت اس امر کا خاص خیال رکھا جائے۔ کہ وہ کم از کم مڈل پاس ہو۔ اردو لکھ پڑھ سکتا ہو۔ اور قرآن کریم ناظرہ پڑھنا جانتا ہو۔ تاکہ کلاس میں نوٹ لے سکے۔

مجالس اپنے نمائندگان کے ناموں سے ۱۰ ستمبر ۱۹۵۳ء تک دفتر کو اطلاع بھجوائیں۔

(دستخط) مرزا منور احمد نائب صدر خدام الاحمدیہ مرکزیہ

ملازمت کے متلاشی احباب کے لئے

مندرجہ ذیل امتحانات چیف انسپکٹر مائنز راولپنڈی کے دفتر میں مقررہ تاریخوں پر ہونگے

(1) Examination for first Class Colliery manager's Certificate

بتاریخ ۲-۳-۵ نومبر ۱۹۵۳ء

(2) Examination for 2nd Class Colliery manager's Certificate of competency

بتاریخ ۹-۱۰-۱۲ نومبر ۱۹۵۳ء

(3) Examination for Surveyer's Certificate of Competency

بتاریخ ۶-۷ نومبر ۱۹۵۳ء

مجوزہ فارمیں اور تفصیلات مندرجہ بالا دفتر سے حاصل ہو سکتی ہیں۔ درخواست کے لئے آخری تاریخ متعلقہ امتحان کے آغاز سے ایک ماہ قبل ہوگی۔ (سول ملٹری لاہور ۲۸/۷/۵۳)

سیکرٹری صاحب پنجاب وشرقی صوبہ پبلک سروس کمیشن لاہور بمقام پشاور پی سی ایس (ایگزیکٹو برانچ) کے انتخاب کا امتحان لینگے۔ امیدوار کی عمر ۲۱ سے ۲۵ سال ہو۔ قابلیت بی۔ اے یا بی۔ ایس۔ سی یا بی کام یا بی۔ ایس۔ سی زراعت۔ مجوزہ فارم دفتر مذکور سے اور ترمیم شدہ سلیبس امتحان و قواعد بھرتی صوبہ سرحد از منیجر گورنمنٹ پرنٹنگ پشاور طلب کریں۔ درخواست کی آخری تاریخ ۹/۱۰/۵۳ ہے۔ (بحوالہ سول ملٹری لاہور ۲۸/۷/۵۳)

(ناظر تعلیم و تربیت ربوہ)

ریاست خیرپور میں منیجر ٹرانسپورٹ کی ضرورت

ریاست خیرپور کے لئے ایک تجربہ کار اور میکینیکل منیجر روڈ ٹرانسپورٹ درکار ہے

تنخواہ ۵۰۰-۴۰-۹۰۰ - درخواست بنام Irrigation Advisor خیرپور سٹیٹ ۵/۸/۵۳ تک پہنچ جانی ضروری ہے

(سول اینڈ ملٹری لاہور ۲۷/۷/۵۳)

پاکستان اور بھارت کے تمام تنازعات طے ہونے کے قریب آچکے ہیں

نئی دہلی میں مسٹر نہرو کی پریس کانفرنس

نئی دہلی ۳۰ جولائی۔ بھارت کے وزیر اعظم پنڈت جواہر لال نہرو نے آج یہاں ایک پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ بھارت اور پاکستان کے تنازعات طے ہونے کے قریب آچکے ہیں۔ اور اس کی وجہ یہ ہے۔ کہ وہ تنازعات کو طے کرنے کے لئے جو گفت و شنید ہوئی ہے۔ اس کا ماحول بہت دوستانہ رہا ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ اگرچہ کشمیر کے تنازعہ کا ابھی تک کوئی قطعی حل نہیں ملا۔ لیکن دوستانہ گفت و شنید سے ہمیں ایک دوسرے کا نقطہ نظر معلوم کرنے میں بہت مدد ملی ہے۔

پنڈت جواہر لال نہرو نے پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ میرا کراچی کا دورہ بہت شاندار رہا۔ کیونکہ وہاں دوستی کا ماحول تھا۔ میرا خیال ہے۔ کہ یہاں کے لوگوں کے اندازے سے کہیں زیادہ کراچی کا ماحول دوستانہ تھا پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ اگر غیر رسمی اور دوستانہ طریقے سے کسی مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی جائے۔ تو رسمی بات چیت، اور پابندیوں کے مقابلہ میں مسائل کو حل کرنا آسان ہو جاتا ہے۔ آپ مثال کے طور پر، ملک کے مسئلہ کو ہی لے لیجئے۔ اگرچہ مجھے اس وقت حال معلوم نہیں لیکن مجھے یہ ضرور خبر ہے۔ کہ گذشتہ کئی سال میں پہلی مرتبہ یہ گفت و شنید ایک مختلف طریق سے ہو رہی ہے۔ طریقہ ایسا نہیں کہ آمنے سامنے بیٹھ کر بحث و تمحیص کی جائے بلکہ یہ دوستی کا طریقہ ہے۔ اب مسئلہ کی نوعیت کو سمجھنے اور اس کا حل نکالنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ یہ ہو سکتا ہے۔ کہ اس کا پورا حل اچانک نہ ملے لیکن یہ طریقہ کار ایک مختلف ذریعہ ہے۔ اور میرا تو یہ خیال ہے کہ ہم نے جس مسئلہ پر بھی بحث کی۔ اسی طرح کے دوستانہ ماحول میں کی۔ یہ سوچنا تو غیر عام خیالی تھی کہ ہم دونوں کی ملاقات ہوتے ہی تمام مسائل حل ہو جائیں گے۔ لیکن بحث کی ایک چیز جو بہت اہم تھی سو واقع ہوئی۔ اور وہ یہ ہے۔ بحث کا طریقہ کار پہلے کی نسبت بالکل مختلف تھا۔ اس کا نتیجہ یہ نکلا۔ کہ کچھ چھوٹے چھوٹے تنازعات طے ہو گئے۔ اور بڑے بڑے تنازعات کو پہلے سے بہتر طریق پر طے کرنے کی بڑی کوشش کی جا رہی ہے۔ اگرچہ بڑے بڑے مسائل حل نہیں ہو سکے۔ لیکن میں یہ کہہ سکتا ہوں۔ کہ ان کا حل قریب تر ہو گیا ہے۔ اس کی بڑی وجہ گفت و شنید کا یہ دوستانہ طریقہ کار ہے۔ وزیر اعظم نے کہا۔ کہ میں حکومت پاکستان گورنر جنرل، وزیر اعظم اور حکومت کے دوسرے کارکنوں کی شاندار مہمان نوازی کا شکریہ ادا کرنا چاہتا ہوں۔ لیکن خاص طور پر میں عوام کے پُر جوش خیر مقدم سے بہت زیادہ متاثر ہوا۔ بہت سے لوگ میرے خیر مقدم کے لئے کراچی سے باہر آئے تھے کراچی میں رہ کر میں نے یہ محسوس کیا۔ کہ جیسے میں اپنے ہی گھر میں ہوں یہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ہمارے درمیان اگرچہ کچھ سیاسی اختلافات ہیں مگر اس کے باوجود ہم ایک دوسرے کے بہت قریب ہیں۔ میں وہاں سینکڑوں لوگوں سے ملا جو بھارت میں میرے دوست اور میرے ساتھی تھے۔ ہمارے درمیان اب بھی دوستی کا گہرا رشتہ ہے۔ ہم نے آپس میں اپنی مشترکہ زبان میں باتیں کیں۔ یہ ہم سب کی زبان ہے۔ میں نے مسٹر محمد علی اور گورنر جنرل پاکستان سے بات چیت کی۔ تو بھی ہماری بات چیت اسی "مشترکہ زبان" میں ہوئی۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ یہ ایک ایسی حقیقت تھی۔ کہ مجھے یہ محسوس ہی نہیں ہوا۔ کہ میں کسی غیر ملک میں تھا۔ یا غیر ملکیوں کے ساتھ باتیں کر رہا تھا

ایک نامہ نگار نے پنڈت نہرو سے پوچھا۔ کہ کیا آپ بھی مسٹر محمد علی کے اس بیان سے اتفاق کرتے ہیں۔ کہ کشمیر کے تنازعہ کا حل دوسرے "بین المملکتی" تنازعات کے حل پر منحصر ہے۔ اس کا جواب دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ یہ میرا نظریہ نہیں ہے۔ بلکہ ایک حقیقت ہے۔ کہ ہم دوسرے مسائل کو حل کرنے میں آگے بڑھ گئے ہیں۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ تمام مسائل کی ایک نمایاں مگر مشترکہ کڑی ہے۔ اور وہ کڑی دوستانہ گفت و شنید کا طریقہ کار ہے۔ اگر ہم دل میں شبہات پیدا کرکے بات چیت کریں۔ تو اس کا اثر سب پر پڑتا ہے۔ لیکن اگر ماحول دوستانہ ہو۔ تو ہم آگے بڑھیں گے۔ کامیابی کی طرف آپ جو بھی قدم اٹھائیں گے۔ اس سے دوسرے مسائل کو حل کرنے میں کامیابی ہوگی۔ جو مسئلہ حل ہو جائیگا اس سے دوسرے اور پھر تیسرے مسئلہ کے حل کرنے میں کامیابی ہوگی۔ کسی چیز کو بھی آپ پلک جھپکنے میں طے نہیں کر سکتے۔ ہم نے جس مسئلہ پر بھی بحث کی اس میں ہمیں کامیابی حاصل ہوئی ہے میں یہ نہیں کہہ سکتا۔ کہ ہم نے اس مسئلہ کو حل ہی کر لیا۔ لیکن یہ ضرور ہے کہ ہم آگے بڑھے ہیں پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ نہری پانی مشرقی بنگال مغربی

بنگال اور اسی قسم کے دوسرے مسائل پر ہماری بحث کا ماحول ایک ہی جیسا تھا جہاں تک دونوں ملکوں کے ان علاقوں کا تعلق ہے۔ جو ایک دوسرے کی سرحدوں میں گھرے ہوئے ہیں۔ ہم نے ان کا مسئلہ طے کر لیا۔ اب تجویز یہ ہے۔ کہ غالباً کلکتہ میں ایک کانفرنس منعقد ہوگی۔ کیونکہ مشرقی پاکستان اور مغربی بنگال کی حکومتیں زیادہ تر اس مسئلہ سے متعلق ہیں۔ لیکن مشرقی منطقہ کے دوسرے مسائل کے متعلق اگر مشکل پیش آ جائے گی۔ تو اس کو وزرائے اعظم کے سامنے پیش کر دیا جائے گا۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ گوردواروں اور دوسری عبادت گاہوں کے سوال پر اس وقت ہمارا وفد کراچی میں گفت و شنید کر رہا ہے۔ یہ گفت و شنید متروکہ جائدادوں کے سوال پر ہو رہی ہے۔ ان مذاکرات میں حیرت انگیز کامیابی ہوئی ہے۔ مگر اس کا سب سے زیادہ اطمینان بخش پہلو یہ تھا۔ کہ گفت و شنید دوستانہ ماحول میں ہوئی۔ اور دونوں کی یہ خواہش تھی۔ کہ اس کا کوئی نہ کوئی حل تلاش کر لیا جائے۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ یہ سچ ہے۔ کہ اب تک کشمیر کے تنازعہ کا کوئی قطعی حل دریافت نہیں کیا جا سکا۔ لیکن اس گفت و شنید کے دوران میں ایسے کسی حل کی توقع کسی شخص کو رکھنی بھی نہیں چاہیئے۔ پاکستان اور بھارت کے مشترکہ دفاع کا ذکر کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ دفاع کا کوئی مطلب نہیں ہے۔ اس کا مطلب اسی وقت ہے کہ جب اس کا تعلق خارجہ پالیسی سے ہو۔ جہاں تک ہمارا تعلق ہے۔ ہم نے اب تک اس کی طرف توجہ نہیں دی۔ اور آئندہ بھی اس کی طرف توجہ دینے کا ارادہ نہیں رکھتے۔ کیونکہ مشترکہ دفاع کا مقصد خواہ کچھ اور ہی کیوں نہ ہو۔ لیکن دوسرے اس کو دفاع کی غرض سے نہیں سمجھتے۔ اس وقت سوال یہ پیدا ہوتا ہے۔ کہ آخر یہ دفاعی اتحاد کس کے خلاف ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا کہ میں نے مسٹر محمد علی کے سامنے یہ تجویز پیش کی تھی۔ اور میرا خیال یہ ہے۔ کہ انہوں نے اسے منظور بھی کر لیا تھا۔ کہ ہمیں داخلی اور خارجی پالیسیوں میں مکمل آزادی ہونی چاہیئے اس کے باوجود ہر ایک فریق کو اس کی بھی آزادی رہے۔ کہ اپنی پالیسی پر عمل کر سکے بھارتی مقبوضہ کشمیر کے موجودہ داخلی حالات کا تذکرہ کرتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ اس وقت کشمیر کے داخلی حالات کے متعلق کافی گڑبڑ پھیلی ہوئی معلوم ہوتی ہے یا یہ کہا جا سکتا ہے۔ کہ مقبوضہ کشمیر کے سرکردہ لیڈروں نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے۔ اس سے یہ گڑبڑ پھیلی ہے۔ حقیقت یہ ہے کہ ایک حد تک میں خود بھی اس سلسلہ میں کافی الجھاؤ محسوس کر رہا ہوں۔ لیکن اگر اس معاملہ کا بغور مطالعہ کر لیا جائے تو الفاظ اور بیانات کی اس بھرمار کے سوا حالات میں کوئی خاص فرق پیدا نہیں ہوا۔ یہ ایک قدرتی بات ہے۔ کہ وہاں کے کافی لوگوں میں مایوسی پھیلی ہوئی ہے۔ کیونکہ بعض غیر یقینی باتوں کو بیانات کے ذریعہ منظر عام پر لایا جا رہا ہے۔ لیکن جہاں تک ہمارا تعلق ہے اس عرصہ میں صورت حالات میں کوئی خاص تبدیلی نہیں ہوئی ہے۔ ہم یہ سمجھتے ہیں۔ کہ الحاق کی وجہ سے کشمیر بھارتی یونین کا ایک حصہ بن چکا ہے۔ لیکن ہم نے اس کو ہمیشہ ایک خاص معاملہ سمجھا ہے۔ اس کی وجہ صرف یہ نہیں کہ کشمیر میں فوجی کاروائی کی تھی۔ یا یہ کہ یہ مسئلہ ابھی تک اقوام متحدہ کے سامنے ہے کئی ایسی وجوہات بھی ہیں۔ جن کا تعلق جغرافیائی حالات اور پس منظر وغیرہ سے ہے۔ اور یہی وجہ ہے۔ کہ بھارت نے کشمیر کے ساتھ خاص سلوک کی پالیسی اختیار کی تھی اور اس پالیسی پر ہم اب تک عمل پیرا ہیں

سوال:۔ کیا مسٹر محمد علی نے کشمیر کے متعلق ایسی کوئی قطعی تجویز پیش کی تھی۔ جسے آپ نے مسترد کر دیا؟ جواب:۔ یہ ظاہر ہے۔ کہ ہم نے اب تک کوئی مسئلہ حل نہیں کیا۔ یہ بھی واضح ہے۔ کہ ہم اپنے مسائل حل کرنے کی طرف کافی آگے بڑھ گئے ہیں۔ پنڈت نہرو نے ایک اور سوال کے جواب میں کہا۔ کہ مقبوضہ کشمیر کی نام نہاد دستور ساز اسمبلی کا جب آئندہ جلسہ ہوگا۔ تو اس میں بھارت اور مقبوضہ کشمیر کے معاہدہ کے باقی حصوں کی توثیق بھی کر دی جائیگی۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ مجھے یہ معلوم کر کے بہت دکھ ہوا ہے۔ کہ پرجا پریشد کے کچھ لیڈر یہ کہتے پھر رہے ہیں۔ کہ وہ جموں کی تحریک سول نافرمانی کو دوبارہ شروع کر دیں گے۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ گذشتہ چھ برس میں بھارت کو کسی نے اتنا شدید نقصان نہیں پہنچایا۔ جتنا کہ پرجا پریشد اور جن سنگھ کی ان تحریکوں سے نقصان پہنچا ہے۔ پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ ان تحریکوں سے زیادہ کوئی بھی تحریک احمقانہ نہیں تھی۔ اس سے نہ صرف کشمیر کو نقصان پہنچا ہے۔ بلکہ اس کے باعث سارے بھارت کو نقصان پہنچا ہے۔ جب پنڈت نہرو سے یہ پوچھا گیا۔ کہ ان کے اور مسٹر محمد علی کے درمیان آئندہ جو گفت و شنید ہوگی۔ کیا اس میں کشمیر کے نمائندوں کو بھی شامل کیا جائیگا۔ اس کا جواب دیتے ہوئے پنڈت نہرو نے کہا۔ کہ جہاں تک کشمیر کے مسائل کا تعلق ہے ہم نے کشمیری نمائندوں کے ساتھ ہمیشہ مشورہ کیا ہے۔ کیونکہ یہ ظاہر ہے کہ ہم کشمیری عوام سے مشورہ کئے بغیر ان پر کوئی فیصلہ نہیں ٹھونس سکتے۔ جب نہرو سے دریافت کیا گیا۔ کہ کیا انہوں نے پاکستان کے وزیر اعظم سے خان برادران کی رہائی کے سوال پر بھی بات چیت کی تھی۔ تو آپ نے اس کا تو جواب نہیں دیا۔ البتہ یہ کہا۔ کہ وہ خان عبدالغفار خان ڈاکٹر خان صاحب اور بلوچستان کے عبدالصمد خان کی رہائی ضرور چاہتے ہیں۔ کیونکہ یہ سب لوگ ہندوستان کی جنگ آزادی کے سپاہی تھے۔ ان کے قید رہنے سے ہمیں بہت دکھ اور کوفت ہوتی ہے۔ اگر انہیں رہا کر دیا جائے۔ تو پاکستان اور بھارت کے درمیان دوستانہ جذبہ میں اور بھی اضافہ ہو جائیگا۔ پنڈت نہرو نے بھارت کی اقتصادی حالت کا ذکر کرتے ہوئے کراچی میں مہاجرین کی حالت کا بھی تذکرہ کیا۔ اور کہا۔ "کراچی میں سڑکوں کے کنارے چار پانچ لاکھ مہاجر اب تک بے گھر پڑے ہیں۔ ان کی حالت بہت ہی قابل رحم ہے۔ ان کی حالت اس وقت ایسی ہے۔ جیسی کہ بھارت میں شرنارتھیوں کی حالت ۱۹۴۸ء میں تھی۔ کراچی میں بیٹھ کر مجھے بھارت کی اقتصادی حالت بہت اچھی دکھائی دی تاہم ہمارے ملک میں ابھی کافی غربت اور بے روزگاری موجود ہے۔"

کوئٹہ ۳۱ر جولائی۔ بلوچستان کی ریاستی یونین کے وزیر اعظم آغا عبدالحمید نے اعلان کیا ہے۔ کہ ریاستی یونین کی پہلی منتخب اسمبلی کے انتخابات آئندہ سال فروری تک منعقد ہوں گے۔ انہوں نے کہا کہ اس طرح یونین میں اصلاحات کا آغاز ہوگا۔ آغا عبدالحمید نے پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا۔ کہ اسمبلی میں ۱۲ ممبر نامزد ہوں گے اور اس کے مقابلے میں ۸ ممبر منتخب

روس نے امریکہ پر ایٹم بم پھینکنے کیلئے خاص طیارے تیار کرنے شروع کر دیئے

واشنگٹن ۳۰ر جولائی:۔ امریکہ کے ایک تجارتی جریدے ریڈیو ایوی ایشن نے لکھا ہے۔ کہ روس بڑی تعداد میں نئے قسم کے جٹ بمبار طیارے بنا رہا ہے۔ جو ایک اڑان میں امریکہ کے تقریباً تمام اہم مراکز میں ایٹم بم پھینک سکتے ہیں۔ روس نے فی الحال اس قسم کے چار سو جیٹ بمبار تیار کرنے کا منصوبہ بنایا ہے۔ یہ جیٹ طیارے بغیر دوبارہ ایندھن حاصل کئے ۶۰۰۰ میل پرواز کر سکتے ہیں۔ امریکی جریدہ کا کہنا ہے کہ یہ طیارے مالوٹوف طیارہ ساز کمپنی میں تیار کئے جا رہے ہیں۔ اس نے لکھا ہے کہ اس فیکٹری کو کسی طرح بھی بہت اچھی فیکٹری قرار نہیں دیا جا سکتا کیونکہ باوجود سخت نگرانی اور سزاؤں کے اس فیکٹری کے بنے ہوئے اکثر طیارے آزمائشی پرواز میں گر کر تباہ ہو جاتے ہیں۔

کراچی میں تمام دکانوں پر قیمتوں کی فہرستیں آویزاں کرنے کا حکم

کراچی ۳۱ر جولائی۔ پاکستان گزٹ میں ایک نوٹیفکیشن شائع ہوا ہے۔ جس کی رو سے قیمتوں اور رسدوں کے ڈپٹی کنٹرولر جنرل نے مندرجہ ذیل فہرست اشیاء کے جملہ تاجران اور بنانے والوں کو حکم دیا ہے۔ کہ وہ اس نوٹیفکیشن کی اشاعت کے پندرہ دن کے اندر فروخت کرنے کے لئے رکھی جانے والی اشیاء پر قیمتیں درج کریں۔ یا اگر قیمتیں درج کرنا ممکن نہ ہو۔ تو فروخت ہونے والی اشیاء کی قیمتوں کی فہرستیں اپنی دوکان میں کسی نمایاں جگہ آویزاں کریں۔

انڈونیشیا کا وزارتی بحران ختم ہو گیا

جکارتا ۳۱ر جولائی۔ انڈونیشیا کا ۵۰ روزہ وزارتی بحران کل رات ختم ہو گیا۔ جبکہ عظیم تر انڈونیشیا کی اقلیتی پارٹی کے صدر مسٹر وونگ سونگ درو آزادی کے بعد ملک کی پانچویں کابینہ بنانے میں کامیاب ہو گئے۔ تاہم مسٹر سونگ درو وزارت عظمیٰ کا عہدہ خود نہیں سنبھال سکے۔ یہ عہدہ نیشنلسٹ لیڈر مسٹر ڈی۔ مسٹر میجو کے سپرد کیا جائیگا۔ نئی کابینہ میں مشومی پارٹی۔ سوشلسٹ پارٹی کیتھولک ڈیموکریٹ اور کرسچین پارٹی کے نمائندوں کو نہیں لیا جائیگا حالانکہ اس سے پہلے تمام وزارتوں میں ان پارٹیوں کو نمائندگی دی جاتی تھی۔

آسٹریا میں روسی فوجوں کے اخراجات روس خود ہی برداشت کریگا

دینا ۳۱ر جولائی۔ سوویٹ یونین نے امریکہ کی تقلید کرتے ہوئے آسٹریا کو مطلع کیا ہے۔ کہ وہ اس کے علاقہ میں متعین روسی فوجوں کے قبضہ کے اخراجات یکم اگست سے خود ہی برداشت کرے گا۔ آسٹری حکومت ۱۹۴۵ء سے پچاس ہزار روسی فوج کے اخراجات برداشت کر رہی تھی۔ ۱۹۴۷ء سے حکومت امریکہ نے اپنی فوجوں کے اخراجات خود ہی برداشت کرنے شروع کر رکھے تھے۔ یکم اگست کے بعد آسٹریا صرف برطانیہ اور فرانس کی فوجوں کے اخراجات برداشت کرے گا۔ مبصرین کا خیال ہے کہ (بقیہ) آسٹریا سے صلح نامہ کرنے کے لئے روس کا یہ پہلا قدم ہے۔

روح کا آزاد کنندہ (بقیہ صفحہ ۱)

کے لئے بیتاب ہے۔ اور اس کے مبارک عہد میں لاکھوں روحیں اس حقیقی پیغام آزادی پر لبیک کہتے ہوئے حلقہ بگوش اسلام ہو چکی ہیں۔ اللہ تعالےٰ ہمیں اس کے فیض سے دیر تک فیض یاب فرمائے۔ آمین ثم آمین۔

پس مبارک ہیں وہ لوگ جو انسان کے بدترین دشمن شیطان کو دھتکار کر اپنے لئے حقیقی آزادی کا رستہ صاف کرتے ہیں۔ اور افسوس ہے ان لوگوں پر جو باوجود علم ہونے کے شیطان کی بدترین غلامی میں گرفتار ہیں۔

بیگم جوناگڑھ کو گرفتار کر کے ضمانت پر رہا کر دیا گیا

کراچی ۳۰ر جولائی۔ بیگم جوناگڑھ منور جہاں بیگم کو سندھ چیف کورٹ کے وارنٹ پر کل گرفتار کر لیا گیا۔ اور فوراً ہی ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ اپنی ۱۳ سالہ ملازمہ بانو کو قتل کرنے کے مقدمہ کے سلسلہ میں ۱۶ر فروری کو جسٹس محمد بچل نے انہیں تا برخواست عدالت سزائے قید اور چھ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی تھی۔ بیگم کو کل سوا بارہ بجے چیف کورٹ میں طلب کیا گیا۔ اور انہیں بتایا گیا۔ کہ ان کی گرفتاری کا وارنٹ بغرض تعمیل سٹی مجسٹریٹ کو بھیج دیا گیا ہے۔ اڑھائی بجے بیگم نے اپنے آپ کو سٹی مجسٹریٹ کے روبرو پیش کیا۔ جہاں انہیں گرفتار کر لیا گیا۔ اور اس کے بعد چیف کورٹ کے احکامات کے تحت پچاس ہزار روپیہ ضمانت پر رہا کر دیا گیا۔ یہ حکم ان کی سزا میں ایزادی کے متعلق حکومت پاکستان کی طرف سے پبلک پراسیکیوٹر مسٹر ریمنڈ کی طرف سے درخواست دینے پر مسٹر جسٹس ویلانی نے دیا ہے۔ مسٹر جسٹس بچل نے یہ سزا جیوری کے اس متفقہ فیصلہ کے بعد دی تھی۔ کہ بیگم اپنی خادمہ بانو کو بری طرح پٹوانے کے جرم کی مرتکب ہوئی ہیں۔ شدید زخموں کے باعث بانو کا تین دن کے بعد انتقال ہو گیا تھا۔ حکومت کی طرف سے اس فیصلہ کے خلاف پچھلے ہفتے جو درخواست دی گئی ہے۔ اس میں کہا گیا ہے۔ کہ اگرچہ اس قسم کے جرم کی زیادہ سے زیادہ سزا سات سال قید با مشقت ہے۔ لیکن ملزمہ کو صرف تا برخواست عدالت سزائے قید اور چھ ہزار روپیہ جرمانہ کی سزا دی گئی ہے۔ جو ملزمہ جیسی شخصیت کے لئے سزا کی بجائے ایک معمولی بات ہے۔

بقیہ ایڈیٹوریل صفحہ ۲ سے آگے

مجالس نے اس کی پوری اہمیت کو نہیں سمجھا۔ اور اسی پیمانے پر نمائندگان کے بھجوانے کی کوشش نہیں کی۔ جس کا اثر یہ ہے۔ کہ مرکزی طور پر تمام انتظامات مکمل ہونے کے باوجود جماعت کے دوستوں کو اس سے صحیح فائدہ نہیں پہنچ سکا۔ اور یہ امر یقیناً افسوسناک ہے۔

اس سال جبکہ کلاس پھر شروع ہو رہی ہے۔ اس سے تمام مجالس کو پورا پورا فائدہ اٹھانے کی کوشش کرنی چاہیئے۔ مرکز سلسلہ میں پندرہ روز کا قیام اور پھر ایک خاص انتظام کے ماتحت علمی اور عملی ٹریننگ شامل ہونے والے نوجوانوں کی اپنی اخلاقی اور روحانی اصلاح اور علمی ترقی کے علاوہ جماعتی تنظیم کے لئے بھی نہایت ہی مفید نتائج کا باعث ہو سکتی ہے۔

مسٹر محمد علی شعیب قریشی اور بروہی کو دستور ساز اسمبلی کیلئے لیگ کا ٹکٹ دیا گیا

کراچی ۳۱ر جولائی۔ مرکزی مسلم لیگ پارلیمنٹری بورڈ نے بنگال سے دستور ساز اسمبلی کی خالی نشست کے لئے وزیر اعظم پاکستان مسٹر محمد علی کو لیگ کا ٹکٹ دیدیا۔ بورڈ کا اجلاس مسلم لیگ کے قائمقام صدر مسٹر یوسف ہارون کی صدارت میں ہوا اور اس نے وزیر نشریات و اطلاعات اور آبادکاری مسٹر شعیب قریشی کو پنجاب سے اور مسٹر اے کے بروہی وزیر قانون کو سندھ سے لیگ کا ٹکٹ دینا منظور کیا۔ پارلیمنٹری بورڈ کے اس اجلاس میں مسٹر اے کے بروہی مولوی تمیز الدین خان مولانا عبدالکریم مسٹر ملک الرحمٰن کیانی مسٹر محمد حسین چٹھہ مسٹر شیر مظہری اور راجہ مہدی علی خان نے شرکت کی مشرقی بنگال کی ایک نشست کے لئے وزیر اعظم پاکستان سمیت صرف تین امیدوار تھے۔ پنجاب کی نشست کے لیے آٹھ درخواستیں آئی تھیں۔ بورڈ نے ان میں سے مسٹر شعیب قریشی کو ٹکٹ دیدیا۔ سندھ سے دستوریہ کی نشست کے لئے صرف ایک امیدوار مسٹر اے کے بروہی تھے۔ اس لئے بورڈ نے صوبائی پارلیمنٹری بورڈ کے مشورے کے بغیر انہیں ٹکٹ دے دیا۔ مسلم لیگ کے صدر قائم مقام صدر مسٹر یوسف ہارون نے بورڈ کے فیصلوں کا اعلان کرتے ہوئے بنگال پنجاب اور سندھ کے ممبران اسمبلی سے اپیل کی ہے۔ کہ وہ جماعت کے فیصلوں کے مطابق مرکزی پارلیمنٹری بورڈ کے امیدواروں کو ووٹ دیں۔ اتوار کو بورڈ کا اجلاس پھر ہوگا جس میں بنگال سے دستوریہ کی دو اور خالی نشستوں کے لئے نئے امیدواروں کا انتخاب کیا جائیگا۔ یہ نشستیں گورنر جنرل مسٹر غلام محمد اور گورنر سرحد خواجہ شہاب الدین کے استعفے سے خالی ہوئی ہیں۔

بلوچستان ریاستی یونین میں اصلاحات

کوئٹہ ۳۱ر جولائی۔ بلوچستان کی ریاستی یونین کے وزیر اعظم آغا عبدالحمید نے اعلان کیا ہے کہ ریاستی یونین کی پہلی منتخب اسمبلی کے انتخابات آئندہ سال فروری تک منعقد ہوں گے انہوں نے کہا ہے۔ کہ اس طرح یونین میں اصلاحات کا آغاز ہوگا۔ آغا عبدالحمید نے پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کہا کہ اسمبلی میں ۱۲ ممبر نامزد ہوں گے۔ اور اس کے مقابلے میں ۸ ممبر منتخب کئے جائیں گے۔

مجلس کو توڑنے کے سوال پر ریفرنڈم
ایران میں عام رائے شماری

تہران ۳۱ر جولائی۔ تہران ریڈیو نے اعلان کیا ہے۔ کہ وزیر اعظم ایران ڈاکٹر مصدق نے اس سوال پر ریفرنڈم کے ذریعہ ملک میں عام رائے شماری کرنے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ کہ آیا مجلس (ایوان زیریں) کو توڑ دیا جائے یا نہ۔

چیف کمشنر کراچی نے کپڑے اور اسٹیشنری کی مناسب قیمتیں مقرر کر دیں

کراچی ۳۱ر جولائی۔ چیف کمشنر کراچی نے کپڑے اور اسٹیشنری کے سامان کی مناسب قیمتیں مقرر کر دی ہیں ....
.... سامان اشیاء کے لئے انہوں نے بہت سی دوکانیں بھی مقرر کر دی ہیں۔ آپ نے لوگوں سے تعاون کی اپیل کرتے ہوئے "فیئر پرائس شاپ" کے متعلق شکایات ڈائرکٹر سول سپلائیز کو کرنے کے لئے کہا ہے۔ کپڑے کی قیمتیں اس طرح مقرر کی گئی ہیں۔ لٹھا سولہ ہزار چالیس گز کے تھان کی قیمت ۲۷ روپے تھوک میں اور خوردہ میں ایک روپیہ پندرہ آنہ گز۔ ململ ۲۳۰ اور ۶۱ بیس گز کے تھان کی تھوک قیمت ۹ روپے ایک آنہ اور خوردہ میں ڈیڑھ روپیہ گز۔ انڈیا کی سفید ڈرل ۲۷ انچ عرض کی۔ تھوک میں ایک روپیہ گیارہ آنے اور خوردہ میں ایک روپیہ بارہ آنے گز۔ ان دوکانوں پر ہر ماہ فی کس ایک گز کے حساب سے راشن کارڈوں پر کپڑا فروخت کیا جائے گا۔ اور بیک وقت زیادہ سے زیادہ چار ماہ کے لئے فی کس تین گز کپڑا ملے گا۔